

سردار خالد ابراہیم خان	بنام	رویکار عدالت
سردار خالد ابراہیم خان	بنام	راجہ امجد علی خان وغیرہ
سردار خالد ابراہیم خان	بنام	سردار افتخار احمد خان وغیرہ

بحاضری:

ساکنان راجہ امجد علی خان، ہارون ریاض مغل، احمد نواز تنولی، راجہ ذوالقرنین عابد، راجہ ضیغم، راجہ ارشد و صغیر جاوید، ایڈووکیٹس اصالتاً۔ (درخواست توہین عدالت نمبر ۲۰۱۸/۱۳)
ساکنان راجہ امجد علی خان اور ہارون ریاض مغل، ایڈووکیٹس، اصالتاً (درخواست توہین عدالت نمبر ۲۰۱۸/۱۳)۔

حکم:

ہر سہ معاملت مسؤل رکن اسمبلی کی اسمبلی میں تقریر اور مابعد شائع شدہ خبروں اور پریس کانفرنس ہاکی بناء پر زیر کار ہیں۔ معاملہ ہذا میں مزید کارروائی عمل میں لانے سے قبل عدالت چند امور ریکارڈ پر لانا مناسب سمجھتی ہے جو ذیل درج کیے جاتے ہیں:-

الف۔ معاملہ آزادی اظہار رائے، رکن اسمبلی اور پریس کے متعلقہ ہے۔ بلاشبہ مطابق آئین ہر شخص کو اظہار رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے جس کی ضمانت آزاد جموں و کشمیر عبوری آئین ۱۹۷۴ء کے آرٹیکل ۴ میں دی گئی ہے۔ اس آرٹیکل میں بالصرحت اس آزادی کی حدود متعین کی گئی ہیں اور توہین عدالت، شائستگی، اخلاقی و دیگر حدود کی وضاحت کی گئی ہے۔ عدالتیں ہمیشہ نہ صرف آزادی اظہار رائے کے حق میں رہی ہیں بلکہ اس کے تحفظ کے لیے بھی اپنا کردار ادا کیا ہے جو عدالتوں کی آئینی ذمہ داری ہے۔ اس تناظر میں ہم یہ بالکل واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ عدالت آئینی اور قانونی حدود کے اندر رہ کر آزادی اظہار رائے کی نہ تو مخالف ہے اور نہ ہی اس ضمن میں کوئی قدغن لگانا چاہتی ہے لیکن یہ حق لامحدود اور غیر مشروط نہ ہے بلکہ مطابق قانون و آئین مشروط اور محدود ہے۔

ب۔ عدالت ہذا نے مسؤل کے رکن اسمبلی ہونے کے امر کو مد نظر رکھتے ہوئے باوجود اس کے کہ شائع شدہ بیانات بظاہر قابل اعتراض اور نہ صرف توہین عدالت کے ذمہ میں آتے ہیں بلکہ دشنام طرازی اور بہتان تراشی پر بھی مبنی ہیں، عدالت نے مسؤل کو اصالتاً حاضری کے لیے طلب نہ کیا ہے، محض وضاحت طلب کی گئی ہے جو قانون و شریعت کا تقاضہ بھی ہے کہ جب کوئی

خبر پہنچے تو اُس کی تحقیق کر لی جائے جس کا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ متعلقہ شخص سے وضاحت طلب کی جائے۔ ناشائستہ، اشتعال انگیز اور مبنی بردشنام طرازی شائع شدہ اخباری بیانیہ مسئول کے باوجود عدالت بلا اشتعال معاملہ ہذا کو معمول کی کارروائی سمجھتے ہوئے اپنی ذمہ داری نبھائے گی۔ تاہم ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ پریس کو بھی ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور قانون میں درج حدود کا خیال رکھتے ہوئے آزادی اظہار رائے کے حق کا استعمال کرنا چاہیے۔ اس ضمن میں ہم بالصراحت کوئی قدغن نہیں لگانا چاہتے۔ ہر شخص اپنے قول و فعل کا ذمہ دار ہے۔ جو آئین اور قانون کی حدود کو پامال کرے گا اُس کے خلاف قانون حرکت میں آئے گا خواہ وہ رکن اسمبلی ہو، عام شخص ہو یا پریس ہو۔

ج۔ یہ تاثر بھی خلاف حقیقت قائم کیا جا رہا ہے کہ اداروں میں تصادم ہے۔ عدالتیں تصادم ختم کرنے کے لیے ہیں نہ کہ تصادم کرنے کے لیے۔ تصادم کی بنیاد آئینی اور قانونی حدود سے تجاوز ہے۔ عدالتوں کی ذمہ داری پامال شدہ حدود کو بحال اور قائم کرنا ہے۔ عدالتیں کسی ادارے یا فرد سے تصادم نہیں کرتیں۔ معاملہ ہذا بھی ایک رکن اسمبلی کے انفرادی فعل سے متعلقہ ہے نہ کہ پورے ادارے سے۔ عدالت ہذا اسپیکر اسمبلی اور اراکین اسمبلی جو مقننہ کا حصہ ہیں کو اسی طرح قابل احترام سمجھتی ہے جس طرح عدالت کا احترام ہے۔ رکن اسمبلی کی حدود اور قیود آئین میں تعین شدہ ہیں اور یہ تاثر کہ رکن اسمبلی کو اسمبلی میں ہر طرح کے اظہار کی آزادی کا حق حاصل ہے حقائق اور آئین کے منافی ہے۔ یہ پہلا معاملہ نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی لاتعداد معاملات عدالتوں میں زیر بحث آئے جن میں اراکین اسمبلی کی حدود کا واضح طور پر تعین کیا گیا۔ اس ضمن میں مطبوعہ مقدمات عنوانی ”کراچی بار ایسوسی ایشن بنام عبدالحفیظ پیرزادہ وغیرہ“ (پی ایل ڈی ۱۹۸۸ کراچی ۳۰۹) اور ”سید مسرور احسان وغیرہ بنام اردیش کوٹوالی وغیرہ“ (پی ایل ڈی ۱۹۹۸ سپریم کورٹ ۸۲۳) کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے جس میں واضح طور پر تعین ہے کہ رکن اسمبلی بھی اگر حدود سے باہر نکلے گا تو توہین عدالت لاگو ہوگی۔ ان مقدمات میں آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۲۰۲، ۶۸ اور ۶۹ جو آئین آزاد کشمیر کے آرٹیکل ۴۵، ۳۰۔ الف اور ۳۴ کے مماثل ہیں کی تشریح گئی ہے۔

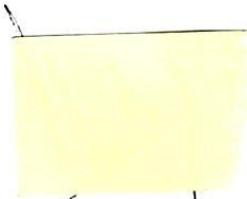
د۔ رکن اسمبلی کی نااہلی کی صورت میں کیا طریقہ کار ہوگا تو یہ بھی کوئی نیا معاملہ نہ ہے بلکہ پہلے سے تعین شدہ ہے۔ مزید تفصیل میں جائے بغیر ہم اس ضمن میں تاز ترین مطبوعہ مقدمہ عنوانی ”کارروائی توہین عدالت بخلاف نہال ہاشمی“ (۲۰۱۸ ایس سی ایم آر ۵۵۶) اور اس سے پہلے

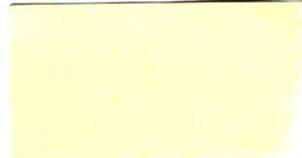
مشہور زمانہ مقدمہ عنوانی ”محمد اظہر صدیقی بنام وفاق پاکستان وغیرہ“ (پی ایل ڈی ۲۰۱۲ سپریم کورٹ ۷۷۴) کا حوالہ دینا مناسب سمجھتے ہیں جن میں تعین کیا گیا کہ اگر کسی ممبر اسمبلی کی نااہلی ثابت ہوتی ہے تو عدالت براہ راست اُسے نااہل قرار دینے کے لیے چیف الیکشن کمشنر کو ہدایت جاری کر سکتی ہے اور کسی دوسرے ادارے کا اس سلسلے میں کوئی کردار نہ ہے۔

درج بالا امور کی وضاحت معاملہ کی اہمیت اور عوام میں پائے جانے والے ابہام کے پیش نظر کی گئی ہے۔

۲۔ ہر سہہ عرضی ہا مستنول کے مختلف تواریخ کے عمل سے متعلق ہیں اور مختلف تاریخوں میں دائر کی گئیں۔ ”روبوکار عدالت بنام سردار خالد ابراہیم خان“ اور ”راجہ امجد علی خان وغیرہ بنام سردار خالد ابراہیم خان“ میں آج مستنول سے وضاحت طلب کی گئی تھی جس کی جانب سے مس نبیلہ ایوب ایڈووکیٹ نے وکالت نامہ اور وضاحت پیش کرنے کی نسبت مہلت طلب کی۔ مہلت دی جاتی ہے۔

عرضی ”سردار افتخار بیگ وغیرہ بنام سرکار خالد ابراہیم خان“ مستنول کے ۹ جون ۲۰۱۸ء کو شائع شدہ بیان سے متعلق ہے۔ اس عرضی کی نقل مستنول کو برائے وضاحت بھیجی جائے۔ برائے مزید کارروائی ۳ جولائی ۲۰۱۸ء پیش ہو۔


جج


چیف جسٹس

مظفر آباد
۱۳ جون ۲۰۱۸ء